بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیشاب آنے میں تکلیف اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور افتتاحی خطاب

"نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نوعِ انسان میں انقلابِ عظیم کی بنیاد پڑ چکی ہے"

"ہم نے اپنے خدا سے عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اسکے بندوں کے دل جیتیں گے"

ربوہ ۲۶ فتح (دسمبر) امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح یہاں جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ نوعِ انسان کی زندگی میں ایک عجیب انقلابِ عظیم بپا ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارت دی تھی کہ تیرے ذریعے سے نوعِ انسانی کو اُمتِ واحدہ بنا دیا جائے گا وہ زمانہ آ چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اسکے بندوں کے دل جیتیں گے اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ایک دن اس میں ضرور کامیاب ہوں گے انشاء اللہ

حضور نے فرمایا کہ ایک بین الاقوامی برادری کے قیام کی ابتداء ہو چکی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ پیشگوئی کی تھی کہ آخری وقت میں نوعِ انسانی کو اُمتِ واحدہ بنا دیا جائے گا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے نظارے نظر آنے شروع ہو گئے ہیں اور اس عظیم پیشگوئی کے بہ تمام و کمال پورا ہونے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے اس جلسہ سالانہ میں یقیناً کوئی براعظم ایسا نہیں جس کے احمدی یہاں نہ ہوں۔ جو کہ خدا کے عرفان سے مزید روشنی حاصل کرنے، خدا کی محبت کی آگ میں اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہونے اور آپ کی محبت کی مستی میں مزید تیزی پیدا کرنے جمع نہ ہوتے ہوں۔ حضور نے اپنے پُراثر خطاب میں فرمایا کہ اب کالے گورے اور مشرق و مغرب میں کوئی دُوری نہیں رہی کوئی نفرت یا حقارت نہیں رہی۔ ہر شخص دوسرے سے پیار اور محبت کرنیوالا ہے دوسرے کی عزت کرنے والا ہے اور ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں دینے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر عظیم انقلاب کی ابتداء معمولی ہوتی ہے مگر جس انقلابِ عظیم کی خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے جب سے انسان پیدا ہوا ہے اتنا بڑا انقلاب انسانی تاریخ میں پیدا نہیں ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ میرا اور آپ کا فرض ہے کہ اس زمانے کی ضرورت کو پہچانیں

حضور نے فرمایا کہ ہمیں دنیا کے دلوں کو بدلنا ہے۔ دنیا خدا کو نہیں پہچانتی اور جو لوگ خدا کی راہ میں ایثار و انکسار سے کام لیتے ہیں ان کے دلوں کو بھی جیتنا ہے اور ان کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کر خدا کی وحدانیت پر جمع کرنا ہے۔

بہت بڑی ذمہ داری

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ میں تو جب سوچتا ہوں لرز جاتا ہوں۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی سوائے اسکے کہ خدا تعالیٰ مجھے یہ کہتا ہے کہ تمہارے پاس صرف ایک ذرہ ہے اس کو خدا کی راہ میں پیش کر دو باقی تمہارے سارے کام میں کر دوں گا۔ حضور نے اس ضمن میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اس مقصد کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ ایسی باتیں سُننے کیلئے اور اپنی ہمتوں کے بلند کرنے کیلئے جو تقاریر ہوں ان کو غور سے سُنیں اور اپنی استعداد کے مطابق زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور ایک عزم کے ساتھ اٹھیں کہ اے خدا ہم ذلیل سہی، دھتکارے ہوئے سہی، ہماری جھولیاں خالی سہی، یہ درست ہے، مگر ہم ہیں تیرے عاشق۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم خود میرے حضور میں عاجزانہ دو فٹ اس زمین سے اٹھو گے تو میرے فرشتے تمہیں وہاں سے اٹھا کر ساتویں آسمان پر لے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات میں نہیں کہہ رہا یہ تو وہ بات ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے۔ میں تو صرف اپنے پیارے، اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات دوہرا رہا ہوں۔

حضور نے جلسہ سالانہ کی اغراض کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسے کی بنیاد رکھتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دوست ایک جگہ مرکز میں جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی باتیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سُنیں، اُنکے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو، تعلق باللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت اور پیار کا تعلق ہے اس میں زیادتی پیدا ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اس جلسے کی ساری اغراض دینی ہیں، دنیا کی ذرہ بھر بھی ملونی اس جلسہ میں نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کو دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم دعا ؤں سے ہی اس جلسہ کو شروع کرتے ہیں، دعاؤں میں ہی اس جلسے کو گزارتے ہیں اور دعا پر ہی اس کا اختتام کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے اہم دعا یہ ہے کہ ہم نوعِ انسانی کے لئے دعا کریں۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے رب کریم کی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ افریقہ میں رہنے والوں، شمالی جنوبی امریکہ میں

رہنے والوں، جزائر کے رہنے والوں
، یورپ کے رہنے والوں
سب کو اپنی ہدایت کی طرف رہنمائی دے اور ان کو اس راستے پر چلنے کی توفیق دے جو تیری رضا کی طرف لے جانے والے راستے ہوں اور نوعِ انسانی کو اُمّت واحدہ بنانے والی بشارت جلد تر پوری ہو۔
حضور نے فرمایا کہ اپنے پیارے ملک پاکستان کے استحکام اور اس کی مضبوطی کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اِس ملک میں بسنے والوں کے لئے اپنی رحمتوں کے سامان پیدا کرے، ان کے اعمال کو مقبول بنائے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ؎

پا کے دُکھ آرام دو

اِس لئے ہمیں تو چاہیئے کہ ہم سب کے لئے ہی دعائیں کرتے رہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو بڑی تاکید کے ساتھ تین بار ارشاد فرمایا کہ سب کے لئے ہی
دعائیں کرتے رہیں، کرتے
رہیں، کرتے رہیں۔
حسنِ سلوک کرتے رہیں،
کرتے رہیں، کرتے رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس کو خدا نے انسان بنایا ہے اور اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے وہ اللہ کا حقیقی بندہ بنتا ہے یا نہیں۔ اس سے مَیں یا آپ نفرت کرنیوالے کون ہوتے ہیں؟ ہمارا فرض ہے کہ ان کے لئے دن رات دعائیں کریں۔ آپ بھی یاد رکھیں اور دنیا بھی یاد رکھے کہ ہم نے خدا سے عہد کیا کہ ہم اس کے لئے اس کے بندوں کے دل جیتیں گے اور ہم اس میں یقیناً ایک دن کامیاب ہوں گے انشاء اللہ۔
بعد ازاں حضور نے دعا کروائی اور جلسہ کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمایاں کامیابی

آل پاکستان بلوچستان انٹر کالجیئٹ مقابلہ حسن قراءت میں جو کہ ۴؍ دسمبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوا خدا کے فضل و کرم سے ایک احمدی طالب علم حافظ مبارک احمد صاحب اوّل رہے۔
مبارک احمد صاحب سائنس کالج کوئٹہ میں فرسٹ ایئر کے طالب علم ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے مقابلہ نظم خوانی میں بھی دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز طالب علم موصوف کو اپنے افضال و برکات سے نوازے
آمین

اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے تو الفضل خود خرید کر پڑھیں

جماعتی نظام سے منظوری لئے بغیر کوئی احمدی کتاب نہ شائع کرے

اخباروں، رسالوں اور کتب کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا خطاب

(۱)

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تاکید کی ہے کہ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے تو الفضل خود خرید کر پڑھیں۔ حضور نے فرمایا اگر الفضل میں ایک بھی علمی پایہ کا مضمون ہے یا کوئی ایک نئی بات شائع ہوتی ہے تو اسے لے کر پڑھنا ضروری ہے۔ اس لئے الفضل خود خرید کر پڑھیں اور کسی ایک کام کی بات سے بھی اپنے آپکو محروم نہ رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب فرما رہے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ الفضل میں ہر مضمون اعلیٰ پایے کا ہونا چاہیئے حضور نے کہا کہ مَیں بھی کہتا ہوں۔ لیکن اگر الفضل میں ہر مضمون اعلیٰ پایے کا نہیں اور صرف بعض مضامین اعلیٰ پایے کے ہیں تو پھر بھی اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں تو اس سے بھی آگے جاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اگر اس میں ایک بھی مضمون اعلیٰ پایے کا ہے تو اسے لے کر پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک بھی مضمون ایسا ہے جس میں ایک بھی بات ایسی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو بھی اس کو ضائع نہ کریں۔

حضور نے اِس سلسلہ میں اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت میں جو روزنامہ اور دیگر رسائل چھپتے ہیں شاید ان پر پوری توجہ نہیں کی جا رہی یا موجودہ حالات میں اتنے اور ایسے آدمی نہیں مل رہے جو ہماری زندگی اور ذمہ داریوں کے مطابق لکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے باوجود ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ یورپ اور برطانیہ میں اگر کوئی شخص ایک بھی چھپی ہوئی صداقت قوم کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ اسے سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اگر دس کروڑ آدمیوں میں سے دس ہزار آدمی ایک ایسی صداقت پائیں تو گویا اس قوم کے پاس دس ہزار نئے علوم کا خزانہ جمع ہو گیا۔ حضور نے اِس ضمن میں فرمایا کہ اگر آپ کوشش کریں تو ساری کمزوریوں کے باوجود ایک بات تو ایسی ضرور بتا دیں گے ہر ایشو میں جو کہ پہلے سے اس رنگ میں معلوم نہیں تھی جس رنگ میں اسے شائع کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ الفضل روزانہ چھپتا ہے اس میں اگر ایک بات بھی ایسی ملے جو آئندہ زندگی میں حُسن پیدا کرنے والی ہو تو اسے لیں۔

حضور نے اِس بارے میں مزید فرمایا کہ احیائے اسلام کے لئے اِس قسم کی بہت سی باتوں کا لوگوں کے ذہن میں اُتارا جانا ضروری ہے اِس لئے جماعتی اور نیم جماعتی اخباروں کو خریدنا اور پڑھنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے یورپی ممالک کے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ حیران ہوں گے کہ اگر آپ ٹرین میں سوار ہوں تو مزدوروں نے بھی ہاتھوں میں اخبار پکڑا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے برطانیہ میں اپنے ساڑھے تین سالہ دورِ طالب علمی میں کسی شخص کو دوسرے سے اخبار مانگتے نہیں دیکھا۔ حضور نے فرمایا کہ خرید کر پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ کم از کم اِس حصہ میں تو ضرور یہ عادت پیدا ہو جو کہ اِس وقت براہِ راست میری بات سُن رہا ہے۔

کتب کے بارہ میں اہم ہدایت

حضور ایدہ اللہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے دورانِ سال چھپنے والی کتب کا ذکر کیا اور اِس ضمن میں فرمایا کہ جن مصنفین نے جماعت سے تعاون کیا اور جو قاعدہ بنایا گیا ہے کہ انفرادی طور پر کوئی احمدی کوئی کتاب نہیں لکھے گا جب تک کہ وہ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے منظوری حاصل نہ کر لے۔ ان کے اشتہار بھی الفضل میں آنے چاہئیں اور تقاریر میں ان کا ذکر بھی ہونا چاہیئے۔ لیکن جو شخص جماعت کے نظام سے تعاون کرنے کو تیار نہیں اس کو جماعت کے احباب کے پاس جا کر کتاب بیچنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جو تحریک قائم کیا گیا ہے یہ بہت ضروری ہے عام لوگ شاید اس کی اہمیت کو نہ سمجھ سکیں لیکن اگر اس کی اجازت دے دی جائے تو بہت سے فتنوں کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے مصنف کی انانیت کو ہم نے بہرحال توڑنا ہے۔

حضور نے اِس سلسلہ میں یہ نہایت اہم اور تاریخی ہدایت احباب جماعت کو دی کہ اُمّتِ مسلمہ کو اُمّتِ واحدہ بنانے کے لئے بڑا سخت اتحاد چاہیئے اور اس میں سُوئی کے ناکے کے برابر بھی رخنہ نہیں ہونا چاہیئے۔ میرے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ نظام کی پابندی کریں اور دیواریں پھاند کر گھروں میں داخل نہ ہوں بلکہ مقررہ دروازوں سے اندر آئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس ضمن میں ہفت روزہ "لاھور" لاہور کی کارکردگی کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ایک پرائیویٹ اخبار ہے کسی اور پر اپنی تحریر کی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ بہت اچھا بھی لکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جتنا اچھا کام کر رہا ہے اس سے نصف بلکہ اس سے چوتھا حصہ بھی اگر اس کی کارکردگی ہو تو اسے لینا چاہیئے۔ اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے دیگر نیم جماعتی رسالوں کے متعلق فرمایا کہ تحریکِ جدید، انصار اللہ، خالد، تشحیذ الاذہان، مصباح ہیں مَیں کہتا ہوں ان کو خریدو۔

خدام الاحمدیہ کے کام کی تعریف

حضور ایدہ اللہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت کے تحت بچوں کے لئے چھپنے والی سات کتابوں کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا اور فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے اب ایک بڑا اچھا کام کیا ہے۔ گو وہ ابھی ضرورت کا ہزارواں حصہ پورا کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بچوں

کے پڑھنے کی کتب ہیں لیکن جو بچہ پڑھ نہیں سکتا وہ سُن تو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کتابیں سوانح حضرت خلیفہ اوّلؓ، پیارے اسلام کی پیاری باتیں، پیارے مہدی کی پیاری باتیں، سوانح مصلح موعودؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں، سیرت حضرت مسیح موعودؑ وغیرہ ہیں۔ حضور نے ان کتب کو ہاتھ میں لے کر بلند کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سات کتب ہیں مجھے اس قسم کی سات نہیں سات ہزار کتب چاہئیں۔ صرف اُردو میں نہیں بلکہ ہر زبان میں چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ تاریخ اسلام میں اتنے حسین واقعات ہیں کہ ان پر لاکھوں کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ حضور نے لکھنے والوں کو کہا کہ وہ آگے آئیں اور لکھیں۔ حضور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر آپ آگے آئیں اور خریدیں تاکہ لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک دو سال کے اندر اندر مجھے سات ہزار ایسی کتب پھر ان کے جرمن، سپینش، اٹیلین، انگریزی، یوگوسلاوین، ہنگیرین، پولش اور عربی اور افریقی زبانوں میں تراجم چاہئیں۔

حضور نے بتایا کہ صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل کتاب ESSENCE OF ISLAM کے نام سے ۲۸۳ صفحات پر مشتمل بڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے جس کی قیمت ڈھائی پونڈ ہے جو کہ نہایت اچھے گٹ اَپ پر بہترین مطبع میں چھاپی گئی ہے۔ اس کے علاوہ غانا میں دس ہزار انگریزی ترجمہ قرآن، امریکہ میں بہت اچھے کاغذ اور پرنٹنگ کے ساتھ ۲۰ ہزار کی تعداد میں چھپا ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے، سواحیلی زبان اور یوگنڈا کی زبان میں بھی ترجمہ ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ESSENCE OF ISLAM کی طرز کے زیادہ سے زیادہ رسائل شائع کئے جائیں تاکہ انگلستان، افریقہ اور آسٹریلیا کے لوگ بھی ان سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

نماز جنت کی کنجی ہے۔ (حدیث)

قرآن کریم اپنی اصولی تعلیم میں مرد و عورت میں کوئی تفریق روا نہیں رکھتا

جس پیار کا اظہار اللہ تعالیٰ نے نیک مردوں کیلئے کیا ہے ویسا ہی عورتوں کیلئے بھی کیا ہے

جلسہ سالانہ خواتین کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا عورتوں سے خطاب

ربوہ ۲۷ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ قرآن عظیم اپنی تعلیم میں اصولی طور پر مرد و عورت میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ قرآن کریم کی ۳۲۴ متعلقہ آیات میں جو احکام اوامر و نواہی دیئے گئے ہیں ان میں مرد و عورت کو یکساں طور پر مخاطب کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آج یہاں صبح گیارہ بجے خواتین کی جلسہ گاہ میں عورتوں کے بارے میں قرآنِ عظیم کی تعلیم کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطاب گیارہ بج کر بارہ منٹ پر شروع ہوا اور قریباً پچپن منٹ جاری رہنے کے بعد بارہ بجکر سات منٹ پر ختم ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنِ عظیم کی شکل میں جہاں مردوں کی ہدایت کے لئے کامل اور مکمل شریعت نازل ہوئی اور ان کی صلاحیتوں کی کامل نشوونما کا بندوبست ہوا وہاں عورتوں کی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کی بھی تعلیم دی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی ۳۲۴ آیات میں انسان، انس، الناس اور بشر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو کہ عربی لغت کے مطابق مرد و عورت دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور سوائے اس کے کہ مضمون یہ بتا رہا ہو کہ اس کا خطاب صرف عورتوں کو ہے باقی تمام آیات میں مردوں اور عورتوں کو یکساں طور پر مخاطب کیا گیا ہے۔ حضور نے اس موضوع کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ غیر مسلم یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیم عورت کے متعلق کچھ نہیں بتاتی یا یہ کہتے ہیں کہ عورت کو حقیر قرار دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلئے میرے دماغ کو اللہ تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا کہ میں عورت کے متعلق قرآنی تعلیم کو تفصیل سے بیان کروں۔ حضور نے فرمایا کہ ۳۲۴ قرآنی آیات کی تفسیر تو اس محدود وقت میں ممکن نہیں ہے اس لئے میں اس اہم مضمون کی ابتداء اس جلسے سے کر رہا ہوں بعد میں اس مضمون کو خطبات کے ذریعے مکمل کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے گا تاکہ مخالفوں کے اسلام پر یہ اعتراضات بند ہوسکیں۔

حضور نے مرد اور عورت کی برابری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس مقام پر اللہ نے مرد کو دیکھنا چاہا ہے اسی پر اللہ نے عورت کو بھی دیکھنا چاہا ہے۔ اور جس پیار کا اظہار اللہ تعالیٰ نے نیک مردوں کے متعلق کیا ہے اسی کا اظہار عورتوں کے متعلق بھی کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سارا قرآن کریم پڑھ جائیں سوائے چند ایسی محدود طاقتوں کے جو اللہ نے عورت کو دی ہیں اور مردوں کو نہیں دیں اور بعض ایسی محدود طاقتیں جو اللہ نے مرد کو دی ہیں اور عورت کو نہیں دیں ان کے علاوہ سارے قرآن کریم میں کہیں بھی اللہ نے مرد و زن میں تفریق نہیں کی۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام آپ سب کو زمین سے اُٹھا کر ساتویں آسمان کی بلندیوں تک لے جانا چاہتا ہے۔ اس میں اگر کوئی روک ہے تو وہ آپ کی اپنی پیدا کردہ ہوگی اور کسی کی نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ آپ سے اور کچھ نہیں مانگتا وہ صرف یہ کہتا ہے کہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی اتباع کرو پھر تم میری محبت پالوگے۔

حضور نے سورۃ الفطار کی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے گیلی مٹی سے پیدا کیا اس طرح سے مرد و عورت کی پیدائش کا مادہ ایک ہے۔ اس کے بعد مختلف مدارج سے گزار کر مرد و عورت کی نشوونما کی اور جن مدارج سے مرد کو گزارا انہی مدارج میں سے عورت کو بھی گزارا۔ اس کے بعد دونوں کو استعدادیں عطا کیں۔

حضور نے فرمایا کہ مرد و عورت کی نشوونما نطفے سے ہوئی، پھر اس میں مختلف استعدادیں ودیعت کی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان میں اپنی رُوح کا نفخ کیا۔ پھر اس کو سُننے کی طاقت دی پھر دیکھنے کی طاقت دی پھر اس کے دل اور دماغ نے کام شروع کیا اور انسان کو مکمل کیا۔ یہ سب ادوار مرد اور عورت پر یکساں گزرتے ہیں تاکہ انسان خدا کا حقیقی بندہ بن جائے اور ایسے اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کرے۔ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے قُرب اور وصل کو حاصل کرنے کے لئے مرد و عورت میں فرق نہیں کیا۔ اُمّتِ محمدیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کے طفیل جہاں لاکھوں پاکباز مرد پیدا ہوئے وہاں لاکھوں عورتیں بھی پیدا ہو چکی ہیں جنہوں نے خدا کے فیضان اور اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کیا۔ حضور نے ان آیاتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے انسانی عادات میں عدل قائم کیا، پھر اسے آسمانی پانی کا محتاج بھی بنایا اور اس کی غلطیوں کی اصلاح کرنے کے لئے اسے معتدل القویٰ بنایا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح زمین آسمانی پانی کی محتاج ہے اور اس کے بغیر صحیح فصل نہیں پیدا کرسکتی اسی طرح انسان بھی آسمانی وحی کا محتاج ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انسان کو ہمیشہ سے آسمانی وحی کی ضرورت ہے اور ضرورت ہمیشہ قائم رہے گی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں لاکھوں کروڑوں نفوس ایسے پیدا ہوتے رہیں گے جن کے ذمہ گاؤں، قصبوں، شہروں، ملکوں اور اس سے بھی بڑے علاقوں کی تربیت کا کام ہوگا۔

اور اس آخری زمانہ میں اسلام کا غلبہ مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔ یہ غلبہ کسی ایٹم بم سے نہیں بلکہ دلوں کو بدلنے سے ہوگا۔ دُنیا گواہ ہے اور میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ نوعِ انسانی کے دِل محبّت، پیار اور بے لوث خدمت سے جیتے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے معارف کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ حضور نے پُرشوکت

آواز میں اعلان کیا کہ میں گواہ ہوں اور ہر قسم کھانے کو تیار ہوں کہ ان کتب کو سَو دفعہ پڑھا دو سَو دفعہ پڑھا ہر بار نئے مطالب سامنے آئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی جماعت پیدا کی جو کہ مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے تیار کی گئی ہے اور اس کا کام ان کی خدمت کر کے ان کے دل جیتنا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ وہ دن جلد لائے جب اسلام کا جھنڈا دُنیا کے کونے کونے میں بلند ہو۔ ہر طرف ایک ہی ذات کی حکمرانی ہو۔ خدا کا پیغام ہر دل تک پہنچانے والا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا راہبر ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہو اور ہم اس کی توفیق پائیں۔

میں نوبل انعام ملنے پر خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں ڈاکٹر عبدالسلام

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضور کے ارشاد پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب فرمایا

شکر نعمت کے طور پر احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت پُر جوش جذبہ سے تاریخی نعرے لگائے

ہزاروں ہزار احباب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور نعرہ ہائے تکبیر سے فضا دیر تک گونجتی رہی

ربوہ ۔ ۲۷؍ فتح (دسمبر) عالمِ اسلام کے قابلِ فخر سپوت اور نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے کہا ہے کہ مَیں اُس پاک ذات کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اُس نے خلیفہ وقت کی، میرے والدین کی اور جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور عالمِ اسلام اور پاکستان کے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا۔

محترم پروفیسر عبدالسلام فزکس میں ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد آج یہاں بعد از دوپہر جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ڈیڑھ لاکھ سے زائد احباب سے مختصر خطاب کر رہے تھے۔

محترم پروفیسر صاحب کو یہ عظیم اعزاز حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے دوران، ڈاکٹر صاحب کو سٹیج پر بُلا کر اُن کو احبابِ جماعت سے خطاب کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ آئن سٹائن بہت بڑا سائنسدان تھا اس نے ایک مسئلہ پر کام کیا مگر ناکام رہا۔ اسی تھیوری پر ڈاکٹر عبدالسلام نے کام کیا۔ وہ کامیاب ہوئے اور نوبل انعام حاصل کر کے دنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا :-

"ڈاکٹر سلام آ جائیں"

اس اعلان کے ساتھ ہی جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہزاروں احباب ڈاکٹر عبدالسلام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے دیوانہ وار نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کر دیئے اور روحانی کیف و مستی کا ایک عجیب رُوح پرور سماں پیدا ہو گیا۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام جنہوں نے شیروانی، پگڑی اور شلوار پہن رکھی تھی سٹیج کے پچھلے حصے سے اُٹھ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی اور حضور کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اس کے بعد حضور کرسی پر تشریف فرما ہو گئے اور ڈاکٹر سلام صاحب نے مختصراً احباب سے خطاب کرنا شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب مائیک پر آئے تو اس وقت بھی احبابِ جماعت کھڑے دیوانہ وار نعرے بلند کر رہے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو کافی دیر خاموش رہنا پڑا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم پڑھا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے السلام علیکم کہا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مختصر سے خطاب میں کہا کہ :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح، احبابِ جماعت!
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آج سے تقریباً پندرہ سال پیشتر حضرت والد صاحب مرحوم مرزا کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں انہوں نے اپنی ڈائری میں مندرجہ ذیل سطور رقم فرمائی تھیں :-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے مرحوم نے بندہ کو بمقام لندن ایک خط لکھا جس میں درج تھا کہ "میں آپ کے عزیز فرزند کے متعلق دُور اُفق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھتا ہوں" الفاظ پیشگوئی ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں :-

" میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔

.... سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا"

(تجلیاتِ الٰہیہ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ)

مَیں اس پاک ذات کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اُس نے امامِ وقت کی، میرے والدین کی اور جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور عالمِ اسلام اور پاکستان کے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا۔ (یہ کہنے کے ساتھ ہی محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بڑے پُر جوش انداز میں پاکستان زندہ باد کا نعرہ بلند کیا۔ جس پر وسیع و عریض جلسہ گاہ اور اس کا پُورا ماحول پاکستان زندہ باد کے پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھا۔ جب نعروں کا سلسلہ تھما تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے خطاب جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا) :-

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے دعا فرمائی تھی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ اے خدا! تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف مائل کر دے۔ پچھلے چند ہفتوں میں اسی قسم کی محبت کا اظہار جناب صدر پاکستان اور ساری قوم کی جانب سے ہوا ہے جس کے لئے مَیں ان کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ آخر میں مَیں ربّ العزّت کی بارگاہ میں سربسجود ہوں اور آپ کی مزید دعاؤں کا بھوکا ہوں۔

اِنَّ العِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا۔

والسّلام علیکم"

اس پر ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی نشست پر واپس تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مائیک پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر سلام کو ان کا اعزاز مبارک کرے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ سب سے پہلا گھر خدا کا ہے اس لئے سب سے پہلا **نعرہ** خانہ کعبہ زندہ باد۔ اس کے بعد چونکہ خانہ کعبہ کے بلد میں مستقر رہنے والے ایک پاکستانی نے یہ انعام حاصل کیا ہے اس لئے **دوسرا نعرہ** یہ ہو کہ پاکستان زندہ باد۔ اس کے بعد چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں اور آپؐ کی طرف منسوب ہونے کی برکت سے یہ اعزاز ملا اس لئے **تیسرا نعرہ محمد** صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق کرنے والے اور اس زمانہ میں اور اس دنیا میں آپؐ کے فیوض کو تقسیم کرنے والے مسیح موعود ہیں اس لئے **چوتھا نعرہ** مسیح موعود زندہ باد۔ اور اس پہلو کے لحاظ سے کہ ہم کو ایک ایسی تعلیم دی گئی کہ جس پر عمل کرنے سے انسانی دماغ ظلمات کو مٹا کر نور حاصل کرنے والا بن سکتا ہے اس لئے **پانچواں نعرہ** اسلام زندہ باد۔ اور **سب سے بڑھ کر بنیادی نعرہ** اس اللہ کے لئے جو حاکم مطلق ہے، جو خالق و مالکِ کُل ہے۔ اس لئے زور سے نعرہ لگاؤ **اللہ اکبر**۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ گاہ میں **اللہ اکبر** کا ایسا زبردست نعرہ گونجا کہ میلوں تک زمین اس کی دھمک سے گونج اٹھی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے بعد پھر عجیب جوش و مستی کے عالم میں پوری آواز سے مائیک پر دوبارہ نعرہ لگایا **اللہ اکبر**۔ اس کے ساتھ احبابِ کرام نے دیوانہ وار جواب دیا اللہ اکبر۔ حضور ایدہ اللہ کے مقدس چہرے پر اس وقت ایک آسمانی نور چمک رہا تھا۔ حضور وارفتگی اور محبت

الٰہی کے زبردست جوش کے ساتھ بار بار اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے رہے۔ حضور نے پانچ دفعہ یہ نعرہ بلند کیا اور پانچوں دفعہ احباب جماعت نے زبردست جوش اور دیوانگی کے ساتھ حضور کے اللہ اکبر کے نعرے کا جواب اللہ اکبر کے نعرہ سے دیا اور روحانی جذب و مستی اور کیف و سرور کی یہ فضا تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لئے جگمگانے کے لئے نقش ہو گئی۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ ؛

یہ وقت پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدرِ وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو، تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا......"

(کشتی نوح صفحہ ۹۸)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالیہ کی رُو سے وقت کی اہمیت کو پہچاننا ہر مومن کا فرض ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ کُل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ متعلقہ عہدیداران سے بھی درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر وصول شدہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں ارسال فرمایا کریں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

قائدِ اعظم یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری دی گئی

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کی تجاویز پر عمل درآمد کی یقین دہانی

اسلام کی رُو سے مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں: ڈاکٹر عبدالسلام

اسلام آباد۔ ۱۸ر دسمبر۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو آج یہاں پر قائدِ اعظم یونیورسٹی کی طرف سے ایک خصوصی کانووکیشن میں ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری دی گئی۔ یہ ڈگری ان کو ان کی اُن خدمات کے اعتراف کے طور پر دی گئی ہے جو کہ انہوں نے فزکس کے میدان میں سرانجام دی ہیں اور جن کی وجہ سے ان کو نوبل انعام کا اعزاز دیا گیا۔

یہ ڈگری صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے قائدِ اعظم یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے ایک پُرشکوہ تقریب میں عطا کی جس کا انعقاد نیشنل اسمبلی ہال میں عمل میں آیا۔ اس تقریب میں وفاقی وزراء، غیر ملکی سفرا اور دیگر سفارت کار، سائنسدان، سکالر اور اعلیٰ سرکاری افسران نے شرکت کی۔

ڈگری عطا کئے جانے سے قبل قائدِ اعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احمد محی الدین نے ڈاکٹر عبدالسلام کو انتہائی شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اپنے خطبہ میں ڈاکٹر محی الدین نے ذرّاتی فزکس کے میدان میں ڈاکٹر عبدالسلام کے عظیم اور تاریخی کارناموں کا ذکر کیا۔ انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس کی ترقی کے لئے ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

اس موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی تقریر میں زور دیکر کہا کہ اسلام میں مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ انہوں نے ایک شامی عالم ڈاکٹر اعجاز الخطیب کے حوالے سے بتایا کہ قرآن کریم کی ۲۵۰ آیات کے مقابل پر جن میں انتظامی احکامات دیئے گئے ہیں، قرآن کریم میں ساڑھے سات سَو ایسی آیات موجود ہیں جن میں ایمان والوں کو قدرت کے مطالعہ کی تلقین کی گئی ہے اور یہ آیات پورے قرآن کریم کا آٹھواں حصہ بنتی ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم عقل کے بہترین استعمال پر کتنا زور دیتا ہے اور سائنسی علوم کی تحصیل کو اجتماعی زندگی کا ایک لازمہ قرار دیتا ہے۔ اپنی تقریر کے اخیر میں ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ آج جس اعزاز کی تقریب منائی جا رہی ہے وہ چودھویں صدی ہجری کے آخری سال میں حاصل ہوا ہے۔ خدا کرے کہ نئی صدی ہجری میں اِس قوم کو اور عالمِ اسلام کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر اور ہمہ گیر اعزازات حاصل کرنے کی توفیق حاصل ہو۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۹ء)

اِس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ حکومت اگلے سال کے بجٹ میں پروفیسر عبدالسلام کی اِس تجویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے گی کہ مجموعی قومی آمدنی کا ایک فیصد سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے مخصوص کیا جائے۔ پروفیسر عبدالسلام نے اپنے خطاب میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ صدر نے کہا کہ مالی دشواریوں کے باعث موجودہ مالی سال کے بجٹ میں اس تجویز پر عمل درآمد کی گنجائش نہیں ہو سکی۔ تاہم اگلے سال کے بجٹ میں اِس تجویز پر عمل کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ صدر ضیاء الحق نے کانووکیشن کے اختتام پر اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اس تجویز کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ ہم نے موجودہ مالی سال کے بجٹ میں سائنس کے فروغ کے لئے مجموعی قومی آمدنی کا ایک فیصد مختص کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مالی دشواریوں کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اگلے سال اس تجویز پر عمل کرنے کی پوری سنجیدگی سے کوشش کی جائے گی۔

صدر ضیاء الحق نے جو گاؤن پہنے ہوئے تھے جب پروفیسر عبدالسلام کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری عطا کی تو کانووکیشن ہال میں موجود سامعین نے دیر تک تالیاں بجا بجا کر پروفیسر عبدالسلام کو مبارکباد دی۔

صدر جنرل ضیاء الحق نے جس وقت اخباری نمائندوں کو بتایا کہ آئندہ سال کے بجٹ میں ڈاکٹر سلام کی تجویز پر عمل کیا جائیگا تو ڈاکٹر سلام بھی پاس ہی کھڑے تھے۔

اخباری نمائندوں نے ڈاکٹر سلام سے اس پر اُن کا ردِ عمل پوچھا تو نوبل انعام یافتہ سائنسدان نے جواب دیا کہ "ہم سائنسدانوں کو اِس سے زیادہ ہمدرد حکومت اس سے پہلے نہیں ملی۔" (بحوالہ روزنامہ امروز لاہور ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۹ء) ؛

ڈاکٹر عبدالسلام کے گھر کو قومی یادگار میں تبدیل کیا جائیگا

صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا اعلان!

صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی کابینہ سے اِس امر کی رضامندی حاصل کریں گے کہ نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے گھر واقع جھنگ کو ایک قومی یادگار میں تبدیل کر دیا جائے۔ وہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نشانِ امتیاز کا اعلیٰ ترین سول اعزاز دینے کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ ڈاکٹر سلام کے گھر کو قومی یادگار میں تبدیل کرنے کا فیصلہ ان کی شخصیت کے اس اعزاز کا اظہار ہے کہ انہوں نے ۱۹۷۹ء کا فزکس کا نوبل انعام حاصل کر کے پاکستان کی عزت اور وقار میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔

صدر نے کہا کہ انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو جو نوبل انعام دیا گیا ہے اس کا نشان REPLICA پاکستان کی تمام ۱۵ یونیورسٹیوں میں آویزاں کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ جھنگ ضلع کے سکولوں اور گورنمنٹ کالج لاہور میں جہاں نوبل انعام یافتہ سائنسدان نے تعلیم حاصل کی، یہ نشان آویزاں کیا جائے گا۔ صدر نے پاکستانی سائنسدانوں کے بیرونِ ممالک تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانے پر عائد شدہ تمام پابندیاں اُٹھانے کا اعلان کیا۔ صدر نے کہا کہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام سے درخواست کی ہے کہ وہ اٹلی میں ٹرسٹ کے سنٹر میں ہر ممکن کوشش سے زیادہ سے زیادہ پاکستانیوں کو داخلہ دلوائیں۔ ڈاکٹر صاحب اقوامِ متحدہ کے زیرِ اہتمام قائم شدہ اس ادارے کے سربراہ ہیں۔ صدر نے ڈاکٹر صاحب کی وہ تجویز بھی مان لینے کا اعلان کیا کہ ملک کے بجٹ کا ایک فیصد سائنس کی ترقی پر خرچ کیا جائے گا۔ (پاکستان ٹائمز ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۹ء)

- آئندہ صدی میں ایک ہزار سائنسدان چاہیئے
- آئندہ دس سال میں ایک سو جینیئس چاہیئے
- جماعت کی طرف سے سوا لاکھ روپے کے وظائف کا اعلان
- ہر غریب ذہین بچّہ کو پرائمری سے سنبھالیں گے

جماعتِ احمدیہ کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان

جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن ذہین بچوں کو سنبھالنے سے غافل نہ ہو اور انہیں پڑھانے کا انتظام کرے

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السّلام وظائف جاری کرنے والی کمیٹی کے صدر ہوں گے

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز روح پرور خطاب

ربوہ ــــ جماعتِ احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کیا ہے کہ قیامِ جماعتِ احمدیہ کی آئندہ صدی میں جو کہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے جماعت کو ایک ہزار چوٹی کے سائنسدان اور محقق چاہئیں۔ یہ صدی ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے اور اِس دوران ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء تک کے دس سالوں میں ۱۰۰ چوٹی کے سائنسدان اور محقق چاہئیں۔

خلیفۃ المسیح الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے یہ ولولہ انگیز اعلان جماعتِ احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس موقع پر عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اس پیشگوئی کے پہلے مصداق ہیں جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے فرقے کے لوگ علم و معرفت میں اِس قدر کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے ڈاکٹر صاحب کی ذہانت اور قابلیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ ہر ذہین مگر غریب بچے کو پرائمری سے سنبھالے گی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کا کوئی ذہین بچہ چاہے وہ ماسکو میں ہو یا نیو یارک میں یا پاکستان کے اندر یا باہر اس کا ذہن ضائع نہیں ہونے دیا جائیگا۔ نوعِ انسانی کے اس ذہن کو سنبھالنا ہے یہ اسلام نے بتایا ہے اور اسلام کے اِس حکم کو قائم کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اِس سلسلہ میں جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہم کریں گے اِس سلسلہ میں عملی اقدام کے طور پر حضور نے اِس موقع پر یہ تاریخی اعلان کیا کہ ہم ہر سال جماعتِ احمدیہ کی طرف سے سوا لاکھ روپے کے وظیفے ذہین طلباء کو دیں گے۔ حضور نے پُرجوش آواز میں اعلان کیا کہ اگر ہمارا خدا ہم کو ایک ہزار ایسے ذہین بچے دے تو جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن انہیں پڑھائے۔ یہ انعام نہیں یہ ان طالب علموں کا حق ہے۔ حضور نے اِس سلسلہ میں ایک کمیٹی قائم کی جو کہ ان وظائف کی تقسیم کا کام سنبھالے گی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ اپنی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی یہ عزت افزائی کرتی ہے کہ ان کو اِس کمیٹی کا صدر مقرر کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شاید اِس رقم کو سوا لاکھ سے بڑھا کر آئندہ سال ڈھائی لاکھ روپے سالانہ کر دیا جائے۔ اِس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے وضاحت فرمائی کہ جماعت کے احباب سے ایک پیسے کی بھی اپیل نہیں ہوگی اللہ میاں خود انتظام کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ یہ سکیم جماعت اور قوم کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو۔

حضور نے احبابِ جماعت کو اِس سکیم کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ ایک ہزار جینیئس سائنسدان جماعت کو ملے اور اِس خواہش کو پورا کرنے کے لئے جو دعائیں وہ کریں ان کو بھی قبول کر اور جو ہم کریں ان کو بھی قبول کر۔ اس کے علاوہ اگلے دس سالوں میں چوٹی کا ۱۰۰ سائنسدان دے اس میں ہر فیلڈ کا سائنسدان شامل ہو، آسمانوں کی سیر کرنے والے دماغ ہمیں اللہ تعالیٰ عطا کرے۔

اِس ضمن میں حضور نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب تھیوریٹیکل فزکس (نظری طبعیات) کے ماہر ہیں اور فزکس کے علم کو جن رفعتوں تک لیبارٹری نے پہنچانا ہوتا ہے اس تک یہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنے ڈیسک پر کام کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ حضور نے کہا کہ یہ جو تھیوریٹیکل سائنس ہے ڈاکٹر صاحب کو اس میں دلچسپی ہے۔ اس سے زیادہ مجھے سائنس میں دلچسپی ہے۔ ـ

سات آسمانوں کی وضاحت

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب میں سات آسمانوں کے بارے میں قرآنی آیت کی نہایت ہی خوبصورت، لطیف اور دلچسپ تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کہتا ہے اللہ نے سات آسمان پیدا کئے ان میں سے پہلا آسمان وہ ہے جس کے اندر ستارے ہیں جو بعد والا ہے اس میں کوئی ستارہ نہیں۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ۨالْکَوَاکِبِ۔

حضور نے اِس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک سائنس کی تحقیقات کا تعلق ہے یہ جو سماء الدنیا ہے اس میں ستاروں کے مختلف قبائل ہیں۔ ستاروں کے ایک قبیلے کو گیلیکسی (GALAXY) کہتے ہیں اور کائنات میں بے شمار گیلیکسیز (GALAXIES) ایسی ہیں کہ ہمیں ان کا پتہ بھی نہیں۔ ہماری نظر تو ابھی پہلے آسمان سے باہر ہی نہیں نکلی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے علم کی وسعت تو محض اتنی ہے کہ ابھی ہماری آنکھ نے پہلے آسمان کو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں بھورا بھی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ایسے دماغ دے جو کہ اپنے ڈیسک پر بیٹھ کر وہ علم اور نتائج حاصل کر لیں کہ پچاس سال بعد، سو سال بعد یا ڈیڑھ سو سال کے بعد سائنس نے اپنے عملی تجربات کے مطابق جہاں تک پہنچنا ہے وہاں پر ایک احمدی سائنسدان کو پہلے ہی پہنچا دے۔ آمین

ANNOOR is published for the Ahmadiyya Movement in Islam U.S.A. from 3336 Maybelle Wy, Oakland, Ca 94619 Tel: (415)261-9481